وطن کی اقسام اور ان کی تعریف و احکام

مصنف

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی

(بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور)

شعبۂ تحقیق واشاعت

Jamia Islamia Maseehul Uloom, Bangalore

K.S. Halli, Post Kannur Village, Bidara Halli Hobli, Baglur Main Road, Bangalore - 562149

H.O # 84, Armstrong Road, Mohalla Baidwadi, Bharthi Nagar, Bangalore - 560 001

Mobile : 9916510036 / 9036701512 / 9036708149

فہرست وطن کی اقسام اور ان کی تعریف واحکام



وطن کی اقسام
اوران کی تعریف واحکام

باسمہ تعالی

وطنِ اصلی سے تعلق باقی رکھتے ہوئے کسی اور مقام پر مستقل قیام کی صورت میں قصر واتمام کا حکم

سوالنامہ برائے سترہواں سمینار

کھانے پینے کی طرح رہائش بھی انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اس لیے انسان عموماً اپنی رہائش کے لیے مکان تعمیر کرتا ہے، اس میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہتا ہے، اور انسان جہاں رہتا ہے اس جگہ اور اس آبادی سے اسے ایک انس سا ہو جاتا ہے، جسے انسان اپنا وطن قرار دیتا ہے، انسان کے لیے وطن اور مستقل قیام گاہ جس قدر ضروری ہے، تقریباً اتنا ہی ضروری سفر اور نقل وحرکت بھی ہے، کیوں کہ اس کی بہت سی ضوریات دوسرے مقامات سے متعلق ہوتی ہیں، اسی پس منظر میں شریعتِ اسلامی میں قیام اور سفر کے الگ الگ احکام مقرر کئے گئے ہیں اور فقہاء نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھتے ہوئے انسان کی جائے رہائش کی درجہ بندی کی ہے، اور اسے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: ایک وطن اصلی، جو آدمی کی اصل قیام گاہ ہوتی ہے، البتہ اس کی تفصیل میں اختلاف پایا جاتا ہے، دوسرے: وطن اقامت، جس میں انسان کا قیام حنفیہ کے اقوال پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا ہو، اس مدت کے سلسلہ میں فقہاء کی رائیں مختلف ہیں، تیسرے: وطن اقامت کی مدت سے کم کا قیام، یہ قیام بھی سفر ہی کے حکم میں ہے، وطن اصلی اور وطن اقامت کے درمیان بھی بعض احکام میں اختلاف ہے، لیکن نماز میں اتمام اور قصر کے لحاظ سے دونوں کا حکم یکساں

ہے، یعنی وطن اصلی میں بھی اتمام کیا جائے گا اور وطن اقامت میں بھی۔

اس دور میں کسب معاش کے ذرائع کی وسعت کی وجہ سے ایک نئی صورتحال یہ پیدا ہوئی ہے کہ بہت سے لوگ ملازمت وغیرہ کے لیے اپنے وطن اصلی سے تعلق باقی رکھتے ہوئے کسی اور جگہ اقامت اختیار کر لیتے ہیں اور ان کا سال کا زیادہ تر حصہ اسی مقام پر گذرتا ہے، عید، بقرعید یا طویل تعطیلات میں وہ اپنے وطن اصلی کی طرف جایت ہیں پھر لوٹ آتے ہیں، زندگی کے اسباب بھی اسی دوسری جائے قیام میں بدریج مہیا ہو جاتی ہیں، بلکہ بعض اوقا وطن اصلی سے زیادہ رہائشی سہولتیں یہاں میسر ہوتی ہیں، بعض لوگ یہیں مکان بھی بنا لیتے ہیں، بعض حضرات کرایہ کے مکان پر اکتفا کرتے ہیں، کچھ لوگ اہل وعیال کو چھوڑ کر تنہا مقیم ہوتے ہیں اور کچھ لوگ اہل وعیال کے ساتھ یہاں قیام پذیر ہوتے ہیں، اس پس منظر میں چند سوالات آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

۱۔ مذکورہ جائے قیام کی حیثیت اگر وہاں مکان بنالیا جائے تو وطن اصلی کی ہوگی یا نہیں اور کیا وطن اصلی میں تعدد ہو سکتا ہے؟

۲۔ جن لوگوں نے مکان نہیں بنایا ہے، کرایہ کے مکان میں ہیں یا ادارہ و کمپنی کی طرف سے دیے گئے مکان میں ہوں اور اہل وعیال کے ساتھ رہتے ہوں، کیا ان کے حق میں یہ جگہ وطن اصلی کی طرح شمار کی جائے گی، اگر ایسے لوگ کسی سفر کے بعد چند دن یہا ں قیام کر کے دوبارہ سفر کا ارادہ رکھتے ہوں، تو انہیں قصر کرنا چاہیے یا اتمام؟

۳۔ اگر اس جائے قیام میں کوئی آدمی تنہا رہ رہا ہو، بال بچے ساتھ نہ ہوں اور مکان ذاتی نہیں ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب ومنہ الصواب

وطن کی قسمیں اور تعریفات

اس سوال کے حل سے قبل ہمیں وطن کی اقسام پر روشنی ڈالنا چاہئے، فقہاء نے وطن کی تین قسمیں بیان کی ہیں، ایک وطن اصلی، بعض حضرات نے اس کا نام وطن قرار رکھا ہے، دوسرا وطن اقامت، اس کو بعض نے وطن مستعار نام دیا ہے، اور تیسرا وطن سکنی۔

وطن اصلی : وطن اصلی اس مقام کا نام ہے جہاں انسان کی پیدائش ہوئی ہو یا وہ جگہ جس کو اس نے اپنے لئے بطور وطن اختیار کر کے اس میں اپنے اہل و عیال کو رکھا ہو اور اس سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔

علامہ کاسانی اور علامہ ابن نجیم مصری نے لکھا ہے کہ: " وهو وطن الانسان في بلدته ، أو بلدة أخرى اتخذها دارا ، و توطن بها مع أهله وولده ، وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها۔ (وطن اصلی انسان کا اپنا شہر ہے یا کوئی دوسرا شہر جس کو اس نے اپنے لئے وطن بنالیا ہو اور اپنے اہل وعیال کو اس میں رکھا ہو، اور وہاں سے منتقل ہونے کا کوئی قصد نہ ہو)۔(۱)

اور علامہ سرخسی نے فرمایا کہ: "وهو أنه إذا نشأ ببلدة أو تأهل بها توطن بها" (وطن اصلی یہ ہے کہ جب آدمی کسی شہر میں پیدا ہو یا کسی شہر میں اہل و عیال بنالے تو اس نے اس کو وطن بنالیا)۔(۲)

اور فتاوی تاتارخانیہ میں وطن اصلی کی تعریف میں لکھا ہے :" وهو مولد الرجل و البلد الذي تأهل به" (وطن اصلی آدمی کا پیدائشی مقام ہے یا وہ شہر جس میں اس نے شادی کر لی ہو)۔(۳)

---

(۱) بدائع الصنائع:۱/۲۸۰، البحر الرائق:۲/۲۳۹ (۲) مبسوط:۱/۲۵۲ (۳) تاتارخانیہ:۱/۵۱۲

اورعلامہ حصکفی وعلامہ شامی کی عبارتوں سے مزید ایک بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر آدمی کسی جگہ وطن بنانے کی نیت سے رہ جائے تو وہ بھی وطن اصلی ہے، علامہ حصکفی کہتے ہیں کہ:" هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه" (وطن اصلی وہ آدمی کا مقام ولادت یا مقام نکاح یا مقام توطن ہے)

اور شامی " تاهل "کی شرح میں کہتے ہیں کہ:" قوله تأهله: أي تزوجه. قال في شرح المنية : ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به ، فقيل : لا يصير مقيماً وقيل: يصير مقيماً وهو الأوجه "(تاہل یعنی وہاں شادی کرلے،شرح منیہ میں فرمایا کہ اگر مسافر نے کسی شہر میں شادی کرلی اور وہاں ٹھیرنے کی نیت نہیں کی ،تو کہا گیا ہے کہ وہ مقیم نہ ہوگا،اور دوسرا قول یہ کہا گیا ہے کہ وہ مقیم ہوگا اور یہی قول مناسب ہے)

اور'' توطن'' کی تشریح میں کہتے ہیں:" قوله : أو توطنه: أي عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل ، فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطناً له إلا إذا عزم على القرار فيه و ترك الوطن الذي كان له قبله"(توطن یعنی وہاں رہنے کا اور وہاں سے منتقل نہ ہونے کا عزم کرلیا ہو،پس اگر اس کے والدین اس کے مقام پیدائش کے علاوہ کسی جگہ رہتے ہوں اور وہ خود بالغ ہو اور وہاں شادی بھی نہ کی ہو تو یہ اس کا وطن نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ وہاں رہ جانے کا عزم کرلے اور اس سے پہلے والے وطن کو ترک کردے)۔(۱)

الغرض فقہاء کی ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ وطن اصلی تین مقامات میں سے ایک ہے: یا تو وہ مقام جہاں آدمی کی پیدائش ہوئی ہو، یا وہ مقام جس میں آدمی

(۱) درمختار مع الشامی:۲/۶۱۴

نے شادی کر کے بیوی بچوں کو رکھا ہو، یا وہ مقام جہاں اس نے مستقل رہنے کی نیت سے رہائش اختیار کر لی ہو۔

وطن اقامت: وطن اقامت وہ جگہ ہے جہاں پندرہ دن یا اس سے زائد رہنے کی نیت سے کوئی مسافر رہ گیا ہو، جبکہ وہ جگہ اس طرح رہنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو۔

علامہ ابن نجیم نے لکھا ہے کہ:

"وأما وطن الإقامة فهو الوطن الذي يقصد المسافر الإقامة فيه وهو صالح لها نصف شهر" (رہا وطن اقامت تو وہ وہ وطن ہے جہاں مسافر نے آدھا مہینہ ٹھیرنے کا قصد کیا ہو، جبکہ وہ جگہ اس کی صلاحیت رکھتی ہو)۔(۱)

علامہ کاسانی کہتے ہیں:

"ووطن الإقامة وهو أن يقصد الإنسان أن يمكث في موضع صالح للإقامة خمسة عشر يوما أو أكثر" (وطن اقامت وہ ٹھیرنے کے قابل جگہ ہے جہاں انسان پندرہ دن یا اس سے زائد رہنے کا قصد کرے)۔(۲)

علامہ سرخسی نے کہا کہ: "ووطن المستعار وهو أن ينوي المسافر المقام في موضع خمسة عشر يوماً وهو بعيد عن وطنه الأصلي" (وطن مستعار یعنی وطن اقامت وہ یہ ہے کہ مسافر پندرہ دن ایک جگہ میں ٹھیرنے کی نیت کر لے جبکہ وہ جگہ اس کے وطن اصلی سے دور ہو)۔(۳)

معلوم ہوا کہ جس جگہ کوئی سفر کرنے والا پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھیرنے کی نیت سے رہ جائے اس کو وطن اقامت کہتے ہیں، جبکہ وہ جگہ رہنے کے قابل بھی ہو، جیسے شہر یا گاؤں اور جنگل یا سمندر وغیرہ نہ ہو جہاں رہائش نہیں ہوتی۔

وطن سکنی: وطن سکنی یہ ہے کہ اپنے شہر کے علاوہ کسی اور جگہ پندرہ

(۱) البحر الرائق: ۲/۲۳۹ (۲) بدائع الصنائع: ۱/۲۸۰ (۳) المبسوط: ۱/۲۵۲

دن سے کم کی نیت سے رہ جائے۔(۱)

اس تفصیل کے بعد اصل مسئلہ پر غور کیا جائے کہ جس جگہ آدمی نے ملازمت یا تجارت وغیرہ کی غرض سے مستقل سکونت اختیار کر لی ہے، اور وہاں اپنے اہل وعیال کو بھی لا رکھا ہے اور وہاں گھر و زمین بھی بنالی ہے اور وہیں رہ جانے کی نیت بھی ہے تو فقہاء کی تصریحات کے مطابق اس کو اس کا وطن اصلی مانا جائے گا۔

لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ وہاں سے واپس اپنے وطن یا کسی اور جگہ چلے جانے کا قصد نہ ہو، اگر ایسا قصد وارادہ ہوگا تو وہ مقام وطن اصلی نہ ہوگا۔ علامہ کاسانی اور علامہ ابن نجیم مصری کی یہ عبارت جو ہم نے اوپر نقل کی ہے اس بارے میں صاف ہے:" وهو وطن الانسان في بلدته ، أو بلدة أخرى اتخذها دارا ، و توطن بها مع أهله وولده ، وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها۔. (وطن اصلی انسان کا اپنا شہر ہے یا کوئی دوسرا شہر جس کو اس نے اپنے لئے وطن بنالیا ہو اور اپنے اہل وعیال کو اس میں رکھا ہو، اور وہاں سے منتقل ہونے کا کوئی قصد نہ ہو)۔(۲)

اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک آدمی کے دو یا زائد وطن اصلی ہو سکتے ہیں، مثلا ایک وہ جگہ جہاں پیدائش ہوئی، دوسری وہ جگہ جہاں اس نے شادی کر کے اپنے اہل و عیال کو رکھا ہوا ہے اور تیسری وہ جگہ جہاں اس نے دوسری شادی کی اور وہاں بھی اپنے اہل وعیال کو رکھا ہوا ہے۔

ابن نجیم ایک ''وطن اصلی'' کے دوسرے ''وطن اصلی'' سے باطل ہو جانے کی بحث میں فرماتے ہیں کہ:" وقيدنا بكونه انتقل عن الأول ؛ لأنه لو لم ينتقل

(۱) بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۰ ، مبسوط: ۱/ ۲۵۲، البحر الرائق: ۲/ ۲۴۱، تاتارخانیہ: ۱/ ۵۱۲ (۲) بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۰، البحر الرائق: ۲/ ۲۳۹

بهم ولكنه استحدث أهلا في بلدة أخرى فإن الأول لم يبطل و يتم فيهما"(ہم نے پہلے وطن سے منتقل ہو جانے کی قید اس لئے لگائی کہ اگر وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ وہاں سے منتقل نہ ہوا لیکن ایک دوسرے شہر میں دوسری بیوی بنالی تو پہلا وطن باطل نہ ہوگا اور وہ ان دونوں وطنوں میں پوری نماز پڑھے گا)(۱)

اس سلسلہ میں علامہ کاسانی کی عبارت بالکل واضح ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

"ثم الوطن الأصلي يجوز أن يكون واحداً أو أكثر من ذلك، بأن كان له أهل و دار في بلدتين أو أكثر ولم يكن من نية أهله الخروج منها ، وإن كان هو ينتقل من أهل إلى أهل في السنة ، حتى إنه لو خرج مسافراً من بلدة فيها أهله و دخل في أي بلدة من البلاد التي فيها أهله فيصير مقيماً من غير نية الإقامة "(پھر وطن اصلی ایک بھی ہوسکتا ہے اور ایک سے زائد بھی، اس طرح کہ اس کے اہل وعیال اور گھر دو شہروں یا زائد شہروں میں ہوں اور اس کے اہل کی نیت وہاں سے جانے کی نہ ہو، اگر چہ وہ خود سال بھر ایک بیوی کے پاس سے دوسری بیوی کے پاس منتقل ہوتا رہتا ہو، حتی کہ اگر وہ ایک شہر سے جہاں اس کے اہل ہوں مسافر بن کر نکلے اور دوسرے شہروں میں سے کسی شہر میں داخل ہو جس میں اس کے اہل رہتے ہوں تو وہ بغیر اقامت کی نیت ہی کے مقیم ہو جائے گا)۔(۲)

(۲) وہ جگہ جہاں آدمی اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہ جائے اور وہیں رہ جانے کی نیت ہو تو وہ جگہ اس کا وطن اصلی ہوگی اگر چہ کہ اس نے وہاں کوئی اپنا ذاتی مکان نہ بنایا ہو، اور کرایہ کے یا کمپنی وغیرہ کی جانب سے دئے ہوئے مکان میں رہتا ہو؛ کیونکہ وطن اصلی ہونے کے لئے وہاں ذاتی مکان کا ہونا کوئی لازمی نہیں، بلکہ مستقل قیام کے قصد سے وہاں رہ جانا ہے۔ البحر الرائق میں ہے کہ :" ألا ترى أنه لو تأهل ببلدة

(۱) البحر الرائق :۲/ ۲۳۹ (۲) بدائع الصنائع :۱/ ۲۸۰

لم يكن له فيها عقار صارت وطناً له "(کیا دیکھتے نہیں کہ اگر کسی نے کسی شہر میں اپنے اہل وعیال کو رکھا اور وہاں اس کی کوئی زمین نہ ہوتو وہ اس کا وطن ہو جائے گا)۔(۱)

(۳) اس صورت میں بھی یہ دیکھنا چاہئے کہ اس آدمی کی رہائش اس جگہ کس نیت سے ہے؟ اگر مستقل سکونت کی نیت ہے اور وہاں سے واپس چلے جانے کی نیت نہیں ہے تو وہ جگہ اس کا وطن اصلی ہوگی، ورنہ نہیں، ظاہر حال اس صورت میں یہی ہے کہ یہ شخص ملازمت یا تجارت کی وجہ سے یہاں قیام پذیر ہے اور مستقل سکونت مقصود نہیں، لہذا یہ اس کا وطن اصلی نہ ہوگا، بلکہ اگر پندرہ دن کی نیت سے یہاں ٹھیرے تو وطن اقامت ہوگا اور اگر اس سے کم کی نیت ہوتو وطن سکنیٰ ہوگا۔

والله أعلم و علمه أتم وأحكم

فقط

محمد شعیب اللہ خان

---

(۱) البحر الرائق: ۲۳۹/۲